قرارداد الحاق پاکستان

19 جولائی 1947 کو آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس کی جنرل کونسل کا اجلاس قائم مقام صدر چوہدری حمید اللہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔جس میں چوہدری حمید اللہ خان، پروفیسر محمد اسحاق قریشی، خواجہ محمد یوسف صراف، خواجہ ثناء اللہ شمیم، سید نذیر حسین شاہ، سردار یار محمد خان، سید حسن شاہ گردیزی، خواجہ غلام احمد ککرو، چوہدری رحیم داد خان، خواجہ غلام احمد رہبر (یہ پیرول پر پندرہ دن کے لئے جیل سے رہا ہوئے تھے) خواجہ غلام نبی گلکار، سردار محمد ابراہیم خان، خواجہ غلام محی الدین ترنبو، خواجہ محمد عبداللہ اور عبدالرحیم درانی اور دیگر حضرات نے تقریریں کیں۔

راجہ عبدالحمید، خواجہ عنایت اللہ ککرو، غلام احمد ترالی، سردار لطیف، خواجہ غلام دین وانی نے بھی خطاب کیا۔اجلاس میں 60,70 کے قریب ممبران حاضر تھے۔

اس اجلاس میں راقم الحروف کو بھی شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔راقم سید نذیر حسین شاہ، سردار یار محمد، سردار لطیف خان محمد یعقوب ہاشمی، چوہدری رحمداد پونچھ سے اکٹھے ہی سرینگر گئے تھے۔جنرل کونسل کے ننانوے فیصد ممبران پاکستان کے ساتھ الحاق کے حق میں تھے۔لہٰذا مندرجہ ذیل قرارداد جو الحاق پاکستان 19 جولائی 1947 کے نام سے مشہور ہے متفقہ طور پر پاس ہوئی۔

الف۔ آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس کا یہ کنونشن اس قرارداد کے ذریعے قیام پاکستان پر اپنے اطمینان قلبی اور اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے قائداعظم کو اپنی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

ب۔ برصغیر کی ریاستوں کے عوام کو یہ امید تھی کہ وہ برطانوی ہندوستان کے دوسرے باشندوں کے دوش بدوش قومی آزادی کے مقاصد کو حاصل کریں گے اور تقسیم ہندوستان کے ساتھ جہاں برطانوی ہندوستان کے تمام باشندے آزادی سے ہمکنار ہوئے وہاں 3 جون 1947 کے اعلان نے برصغیر کی نیم مختار ریاستوں کے حکمرانوں کے ہاتھ مضبوط کیے ہیں اور جب تک یہ مطلق العنان حکمران وقت کے جدید تقاضوں کے سامنے سر تسلیم خم نہ کریں گے ہندوستانی ریاستوں کے عوام کا مستقبل بھی بالکل تاریک رہے گا۔ان حالات میں ریاست جموں وکشمیر کے عوام کے سامنے صرف تین راستے ہیں۔1) ریاست کا پاکستان کے ساتھ الحاق 2) ریاست کا بھارت کے ساتھ الحاق 3) ایک خودمختار ریاست کا قیام۔

مسلم کانفرنس کا یہ کنونشن بڑے غور وخوض کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ جغرافیائی لسانی، ثقافتی اور مذہبی اعتبار سے ریاست کا پاکستان سے الحاق نہایت ضروری ہے کیونکہ ریاست کی آبادی کا اسی فیصد حصہ مسلمانوں پر مشتمل ہے اور پاکستان کے تمام بڑے دریا جن

کی گزرگاہ پنجاب ہے ۔جن کے منبعے وادی کشمیر میں ہیں اور ریاست کے عوام بھی پاکستان کے عوام کے ساتھ مذہبی، ثقافتی اور اقتصادی رشتوں میں مضبوطی سے بندھے ہوئے ہیں ۔اس لئے ضروری ہے کہ ریاست کا الحاق پاکستان سے کیا جائے ۔یہ کنونشن مہاراجہ بہادر سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیری عوام کو داخلی طور پر مکمل داخلی خودمختاری دی جائے اور مہاراجہ ریاست کے آئینی سربراہ کی حیثیت اختیار کرتے ہوئے ریاست میں ایک نمائندہ قانون ساز اسمبلی کے سپرد کئے جائیں ۔

کنونشن یہ قرار دیتا ہے کہ اگر حکومت کشمیر نے ہمارے یہ مطالبے تسلیم نہ کئے اور مسلم کانفرنس کے اس مشورے پر کسی داخلی یا خارجی دباؤ کے تحت عمل نہ کیا گیا اور ریاست کا الحاق ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی کے ساتھ کر دیا گیا تو کشمیری عوام اس فیصلے کی مخالفت میں اُٹھ کھڑے ہوں گے اور اپنی تحریک آزادی پورے جوش وخروش سے جاری رکھیں گے۔

(بشیر احمد قریشی ۔قائد کشمیر صفحہ 64 تا 66)